ریاست و حکومت کی بابت کچھ بنیادی اصطلاحات اور فلسفیانہ تصورات

تحریر و مرتبہ

ڈاکٹر محمد علی جنید

معاون مصنفین

حسن عسکری

خالد فاروق بسرا

کرف

مرتبہ نگار کا شذرہ

ہر سال میں جامعہ کراچی میں مختلیف طلبا و طالبات کو مطالعہ پاکستان پڑھاتا ہوں،چونکہ میں عام اساتذہ کی مانند میٹرک تا انٹر کی مطالعہ پاکستان اور اسکے پڑھانے کے طریقوں کو متروک تصور کرتا ہوں ،لہذا بچوں کو محققانہ،جامعاتی درجہ کے عین مطابق براہ راست پرانی باتوں کو دھرانے کی بجائے انکی فکری،معقولی ،تجزیاتی اور منطقی سوچ کی تعمیر کی کوشش کرتا ہوں،تاکہ وہ اخبار سے سیاست دان تک بات کا بخوبی تجزیہ کرسکیں اور عام طلبا وطالبات کے برخلاف بلخصوص اگر سی۔ایس۔ایس کے متلاشی ہیں میں شرکت کرکے تجزیہ جاتی صلاحیتوں کو بخوبی مظاہرہ کرسکیں۔

چونکہ اکثر سماجی علوم کی برخلاف سائینس کے طلبا و طالبات سیاست،ریاست،حکومت،سماج تاریخ اور فلسفہ سے ناواقف ہوتے ہیں لہذا میں نے اپنی مطالعہ گاہ کی ضخیم کتب کے مختلیف موضوعات میں پھیلی وسیع مباحث میں انکو گرفتار نہیں کرنا چاہتا ہوں،جیسا کہ میں نے جب کتابوں سے چننا چاہا تو بحث بڑہتی گئی لہذا میں نے اکریس اکتوبر اور ایک نومبر کی درمیانی رات کے تین بجے سے صبح ساڑھے چار بجے کے دوران میں کچھ اصطلاحات و تصورات کو مختصر طور پر رقم بند کرنے کی کوشش کی ہے، جس میں لازما تشنگی اور کمی کی کیفیت ضرور محسوس کی جائیگی مگر ،اس کے باوجود مختصر وقت میں چند سطور میں بڑی بڑی دقیق کتابوں میں پھیلی بحث کو میں نے چند صفحوں میں سمونے کی ناکام کوشش کی ہے،جس کے لئے مرحوم ادیب و ناقد جدیدیت حسن عسکری کی جدیدیت جو کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے اور فاروق بسرا سے چنے گئے جوہر پارے اپنی ترتیب ،انتخاب اور اصطلاحات کو خود سے رقم بند کرنے کے ساتھ ساتھ پیش خدمت کررہا ہوں،امید ہے میرے طلبا و طالبات کو ریاست و حکومت کے متعلق دروسات میں استعمال کردہ کچھ خاص اصطلاحات کو سمجھنے میں آسانی ہوگی اور انکو سمجھنے کے بعد وہ ریاست،سیاست اور سماجی علوم کی متعلقہ مباحث کا پس منظر سمجھنے میں آسانی محسوس کرینگے۔اور انکو یہ امر اختتام پر سمجھ آنے لگے گا کہ پاکستانی ریاسی کی فکری ،علمی اور مذہبی بنیادیں کس نوعیت کی حامل ہیں،اور کس طرز ریاست اور ماحول سے ہم نے آزادی حاصل کی ہے اور کیسے آج تک یہ مباحث ہمیں فکری خلجان کا شکار کئے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر محمد علی جنید۔

ریاست و حکومت کی بابت کچھ بنیادی اصطلاحات و تصورات

ڈاکٹر محمد علی جنید،حسن عسکری(جدیدیت)

نظریہ عینینیت ،تصوریت یا مثالیت:[1]

افلاطون نے کہا ہے کہ کائنات میں جتنی چیزیں ہیں ان کا نمونہ عالم مثال میں موجود ہے۔ اس نمونے کو وہ "عین" کہتا ہے اور حقیقت اسی "عین" کے اندر سمجھتا ہے' مادی شے میں نہیں۔

اس نظریے کا جواب اٹھارویں صدی میں پادری بارکلے (Berkeley) نے دیا۔ اس کا خیال ہے کہ خارجی اشیاء کو وجود حاصل نہیں' بلکہ ذہن خارجی اشیاء پیدا کرتا ہے۔ جب کوئی آدمی کہتا ہے کہ میں نے پھول دیکھا ہے' تو اس کے پاس پھول کے وجود کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ یہ تو بس ایک ذہنی ادراک ہے' اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ ذہن خارجی اشیاء کو پیدا کرتا ہے۔ پادری بارکلے نے انسانی ذہن کے نمونے پر خدا کا بھی ذہنی تصور کیا تھا (نعوذ باللہ)۔ اس نظریے کو "مثالیت" (Idealism) کہتے ہیں۔

نشاتۃ ثانیہ،ہیومن ازم اور انسانیت سے مراد کیا ہے[2]؟

چنانچہ "نشاءۃ ثانیہ" کا اصلی مطلب ہے' وحی پر مبنی اور نقلی علوم کو بے اعتبار سمجھنا' اور عقلیت اور انسان پرستی اختیار کرنا۔ اسی لئے اس تحریک کا دوسرا نام "انسان پرستی" (Humanism) بھی ہے۔

---

[1] idealism

[2] Renaissance,Humanism and Huamnity.

انقلاب فرانس[3]:

اس واقعے کو امتیازی جگہ دینے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اس نے یورپ کی تاریخ اور فکر پر بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔ اور اس سے مشرقی ممالک بھی شدید طور سے متاثر ہوئے ہیں۔ یہ واقعہ تو ۱۷۹۰ء کے قریب ہوا تھا' اور بادشاہ کو قتل کرکے جمہوری حکومت قائم کردی گئی تھی' لیکن اصل اہمیت ان اصولوں کی ہے جو اس کے پیچھے کام کر رہے تھے۔

انقلاب فرانس کا نعرہ تھا آزادی' اخوت' مساوات —— اس انقلاب کو جمہوریت کی فتح سمجھا جاتا ہے۔ لیکن مغرب کا تصور جمہوریت واضح طور سے سمجھ لینا چاہیے۔ ہمارے یہاں انگریزی تعلیم پانے والوں نے یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ اسلام بھی اخوت اور مساوات کا پیغام لے کر آیا تھا لفظ "مساوات" سے بعض دفعہ ہمارے علماء بھی دھوکا کھا جاتے ہیں۔ لیکن ایسے الفاظ کا مطلب مغرب میں بالکل ہی دوسرا ہے۔ لہٰذا مغربی جمہوریت بھی اسلام سے کوئی علاقہ نہیں رکھتی۔

"انقلاب فرانس" کے بارے میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اس کے پیچھے دو متضاد رجحانات کارفرما رہے ہیں —— ایک تو عقلیت پرستی کا جس کا نمائندہ والیٹر ہے' اور دوسرا جذبات پرستی اور فطرت پرستی جس کا نمائندہ روسو ہے۔ (یہ افسوس ناک بات ہے کہ ہمارے یہاں بعض لوگ کہتے ہیں کہ روسو نے اپنے اصول اسلام سے اخذ کئے تھے۔)

[3] French Revolution.

انفرادیت پرستی[4]:

انفرادیت پسندی (Individualism) اس کا سب سے بڑا نمائندہ انگریز مفکر جان اسٹورٹ مل ہے۔ اس نظریے کے پیچھے مفروضہ یہ ہے کہ معاشرہ خدا کی تخلیق نہیں' بلکہ انسان نے اپنے فائدے کے لئے بنایا ہے۔ اس لئے معاشرہ بس افراد کا مجموعہ ہے۔ فرد معاشرے کے لئے نہیں' بلکہ معاشرہ فرد کے لئے ہے۔ چنانچہ فرد کو اپنی زندگی میں پوری آزادی حاصل ہونی چاہیے' اور معاشرے یا حکومت کا دخل کم سے کم ہونا چاہیے۔ چونکہ اس زمانے میں سرمایہ داروں کو معاشی معاملات میں خود مختاری اور آزادی کی ضرورت تھی' اس لئے انیسویں صدی میں غلبہ اسی نظریے کو حاصل رہا۔

افادیت پرستی[5]:

انیسویں صدی میں اخلاقیات کا ایک نیا نظریہ مقبول ہوا۔ اسے "افادیت پرستی" (Utlitarianism) کہتے ہیں۔ اس نظریے کے مطابق کوئی چیز بذات خود نہ تو اچھی ہے نہ بری' اچھائی اور برائی کا معیار "فائدہ" ہے۔ جو چیز انسان کے لئے فائدہ مند ہے (یعنی مادی اور عملی زندگی میں) وہ اچھی ہے' اور جو چیز فائدہ مند نہیں وہ بری ہے۔ (ہمارے یہاں اس تحریک کے اثر کی بین مثال یہ ہے کہ شبلی مرحوم کے ایک دوست نے اپنا نام تک مہدی الافادی الاقتصادی رکھ لیا تھا۔) ظاہر ہے کہ یہ اخلاقی نظام نہیں بلکہ اخلاقیات کا رد ہے۔

---

4 Individualism.
5 Utilitarianism.

آزاد خیالی[6]:

انیسویں صدی میں ایک اور اصطلاح بہت مقبول ہوئی۔ "آزاد خیالی" (Free Thought) اس کا مطلب ہے مذہب کی کھلم کھلا مخالفت کرنا' یا مذہب کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنا۔

"وسعت نظر" (tolerace) اور "آزاد خیالی" کے اصول کے ماتحت غلط عقائد کو بھی وہی جگہ دینا جو صحیح عقائد کو حاصل ہونی چاہیے۔

"تہذیب" (کلچر) یا "معاشرے" کو دین سے وسیع تر یا بلند تر سمجھنا اور دین کو تہذیب کا ایک جزو قرار دینا۔

استشراق:اورینٹلازم[7]:

نے ایک باقاعدہ تحریک کی شکل انیسویں صدی میں اختیار کی۔ اس کام کی ایک تو سیاسی ضرورت تھی' کیونکہ مغرب نے مشرقی ممالک میں اپنی شہنشاہیت قائم کرلی تھی' لہٰذا مفتوحہ قوموں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی ضرورت پیش آ رہی تھی۔ دوسرے عیسائی مشنریوں کو اپنا کام کرنے کی پوری آزادی اور حکومتوں کی حمایت حاصل ہوگئی تھی۔ انہوں نے بھی اپنے مقاصد کے تحت مشرقی علوم کے مطالعے کی طرف توجہ کی۔ مگر ان دو مقاصد کے علاوہ مستشرقین کے پیچھے بہت سے وہ رجحانات کام کررہے تھے جو اوپر گنوائے گئے' مثلاً مذہب کا تقابلی مطالعہ' تاریخ پرستی' عمرانیات' آزاد خیالی وغیرہ چنانچہ مستشرقین میں بعض "پرخلوص" لوگ بھی ہوئے ہیں' لیکن ان کا ذہن ایسا مسخ ہوچکا ہے کہ وہ چیزوں کی حقیقت کو سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔ مستشرقین کی بنیادی خامیاں ہیں۔

---

[6] Free Thinking.
[7] Orientalism.

۱	حقیقت پسندی[8]	ظاہر اور حواس خمسہ سے محسوس اور دیکھی جانے والی دنیا جو اپنا خارجی وجود رکھتی ہے،جس عالم اور اس میں موجود اشیا کی بابت ہم بات کرتے ہیں ،اور جس میں رہتے اور سانس لیتے ہیں وہ ہی حقیقت ہے،نا نظر آنے والی شہ اور وجود تحقیق کے محتاج ہوتے ہیں کہ آیا وہ موجود ہیں کہ نہیں،طاقت و قوت کے بین الاقوامی نظریہ کو بھی حقیقت پسندی کہا جاتا ہے۔
۲	عینینیت اور تصور پرستی[9]	یہ عالم اور آنکھوں اور حواس سے دیکھا،سنا جانے والا عالم اور موجودات درحقیقت خود کچھ حقیقی وجود نہیں رکھتے ہیں بلکہ یہ اس حقیقی نا نظر آنے والے عالم کی نقل اور پرتو ہیں جو ان سے خارج عالم بالا ،امثال اور برزخ کی صورت میں موجود ہے،یہ عالم اسکے مثل ہے ،یعنی موضوعی عالم ،جو ظاہر میں حقیقی نہیں دکھتا ہے مگر باطن میں حقیقی ہوتا ہے، اور خالق اولی کے ذہن میں موجود ہوتا ہے حقیقی عالم ہوتا ہے،جیسے برزخ یا صوفیوں کا نظریہ وحدت الوجود،اسی طرح اسے نظریہ اور تصور کا عالم اور قوت بھی کہتے ہیں سیاست اور بین الاقوامی تعلقات میں اس سے مراد امن کی قوت،یا نظریہ کی قوت بھی لی جاتی ہے۔
۳	نظریہ تخلیق ربانی[10]	یعنی حاکم وقت زمین پر خدا کا مقرر کردہ نائب ہوتا ہے،اسکا حکم خدا کا حکم ہوتا ہے اور اسکی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہوتی ہے۔
۴	نظریہ جبر و قوت[11]	یہ دنیا حقیقت کی دنیا ہے اور حرکی نوعیت کی حامل ہے لہذا قوت ہی زندگی کی اساس ہے ،جو جتنا طاقتور ہوگا اتنا وہ قوت فیصلہ اور عاملہ کا مالک ہوگا ،کمزور کو طاقتور کے زیر نگیں رہنا چاہئے اور اسکے سامنے چوں چرا نہیں کرنا چاہئے یعنی سیدھی سیدھی بات ہے جس کی لاٹھی اسکی بھینس۔
۵	معاہدہ عمرانی[12]	یعنی پہلے دنیا منتشر حالت میں تھی کوئی سیاسی و معاشرتی منظم سماج موجود نہیں تھا انسان نے امن و امان و انصاف کے لئے باہمی معاہدہ کرکے ایک ریاست کی داغ بیل ڈالی اور حاکم اور حکومت کو مقرر کیا اسکے تین مفکرین معروف ہیں ہابس ،لاک اور روسو۔
۶	نظریہ مادر سری[13]	ریاست کے قبل کے دور میں ماں ہی خاندان کی سربراہ ہوتی تھی اور کئی شوہر بیک وقت رکھتی تھی اولاد کا نسب اس سے چلتا

[8] Realism.
[9] Idealism.
[10] Divine rights Theory.
[11] Theory of force.
[12] Social contract Theory.
[13] Matriarchal Theory.

		تھا،یعنی تصور نیم وحشی قبایل میں عام تھا اور آج بھی کچھ قبایل کی بابت اشارہ کیا گیا ہے کہ ان میں یہ چلن اب بھی عام ہےٍ۔
۷	نظریہ پدر سری[14]	مذہب،ریاست،منظم سماج اور سامی مذاہب کی روسے باپ ہی خاندان و نسب کی اصل ہے اور اول نسب آدمؑ یا منو سے شروع ہوا تھا،اور جدید و قدیم خاندانی ریاست کی ابتدا یہیں سے ہوئی تھی۔
۸	ارتقائی نظریہ[15]	ریاست ایک شعوری ترقی و ذہنی بالیدگی سے بتدریج ارتقائی مراحل طے کرتا ادارہ ہے یہ نا آسمان سے اتری ہے اور نا کسی معاہدہ عمرانی سے قایم ہوئی ہے۔
۹	انسان و انسانیت ہی مقصد ہے[16]۔	یعنی انسان ،اسکی ضروریات و خواہشات ہی اصل شہ ہیں وہی ہر شہ کی اصل اور خیر ہے جو وہ خیر سمجھے وہ خیر ہے جو وہ بد سمجھے وہ بد ہے۔جدید جمہوری ریاست اور انسانی حقوق کا فلسفہ اس تصور اور انفرادیت کا اجتماع ہے۔ریاست بس تحفظ و مقاصد کا ذریعہ ہے۔
۱۰	ریاست ہی اصل مقصد ہے[17]	یعنی سماج اور اسکی نظم مدنی شکل ریاست ہی سب سے بڑا مقصد و ہدف ہیں انسان بس ذریعہ ہے اجتماع میں ہی حیات،ترقی اور نمو ہے،اشتراکی موقف کے حامل افراد اسکے موید ہیں۔
۱۱	نشاۃ ثانیہ[18]	سولہویں صدی میں یورپ میں عقل ،علوم و فنون کی بیداری کی لھر یا دور تاریکی اور مذہب کی بالادستی سے نجات حاصل کرکے انفرادیت کی اہمیت تسلیم کرکے انسانیت کو عظیم مذہب مانکر ماضی سے چھٹکارے کی یورپی تحریک۔
۱۲	جمہوریت[19]	افراد کی ذاتی منتخب کردہ بلواسطہ یا بلاواسطہ حکومت۔
۱۳	ریاست کا وحدانی طرز ریاست[20]	یعنی مرکز میں تمام طاقت و اقتدار کا کامل ارتکاز جس کی بنیاد پر وحدتی مرکز ریاست کے دایرہ کار میں کامل اختیارات کا مالک ہو،اور اپنی صوابدید پر علاقوں میں قطع و برید تک کا حق اسے آئینی و روایتی بنیادوں پر حاصل ہو جیسے انگلستان۔
۱۴	ریاست کا وفاقی نظام[21]	کئی خطوں،علاقوں ،صوبوں و ریاستوں کے اجتماع سے تخلیق پانے والا آئینی قانونی اتحاد جو مرکز بنا کر من حیث الکل اپنے فرایض سرانجام دے جیسے پاکستان،بھارت و امریکہ۔
۱۵	پارلیمانی طرز انتخاب و حکومت[22]	بلواسطہ نمایندہ طرز حکومت جس میں عوام ایوان قانون ساز کے لئے سیاسی جماعتوں اور آزاد امیدواروں کے ذریعے انتخاب عمل میں لائیں اور جیتنے والی اکثریتی جماعت حکومت بنائے اور وزیر اعظم کا چناو کریں ،وزیر اعظم اور اسکے وزرا سب ایوان قانون

---
[14] Patriarchal Theory.
[15] Evolution Theory.
[16]Men is means Itselves.
[17] State is mean itselves.
[18] Renaissance.
[19] Democracy.
[20] Unitarian State.
[21] Federal state.
[22] Parliamentary System Of Government.

		ساز کے رکن ہوں اور اسکے سامنے جوابدہ ہوں یعنی ذمہ دار ایوان و حکومت ۔جس میں صدر بس رسمی سربراہ ریاست ہو اور وزیر اعظم حقیقی ذمہ دار حاکم ہو۔
۱۶	صدارتی طرز انتخاب وحکومت[23]	ایسا طرز انتخاب جس میں حکومت کا سربراہ ہی ریاست کا سربراہ ہو،اور اسے الیکٹرول کالج اور عوام براہ راست ملکر منتخب کریں وہ اپنی کابینہ اور وزرا کے انتخاب میں آزاد ہو،یعنی وہ اراکین ایوان قانون ساز کے رکن نا ہوں جیسے امریکہ۔
۱۷	پروہت راج[24]	یعنی مذہبی عالموں کی حکومت
۱۸	سیکولرازم	یعنی ریاست کا کوئی ذاتی مذہب و عقیدہ نہیں ہو ریاست شہری اپنے عقاید و نظریات میں آذاد ہوں بشرطیکہ ریاستی احکام و اصول کی خلاف ورزی نا کریں۔
۱۹	مذہبی ریاست[25]	یعنی ایسی ریاست جسکا آئینی و قانونی مذہب واضح و متعین ہو۔
۲۰	آمریت[26]	یعنی فرد واحد کی قوت کے دم پر حکومت۔
۲۱	اشرافیہ[27]	یعنی طبقہ اعلی کی حکومت ،اعلی طبقہ کا تعین اس ریاست کے دایرہ کار میں اعلی و کمتر کے معیار پر ہوگا عمومی طور پر دولت،طاقت اور شہرت کے دایرہ کار کے افراد اسکے اہل جانے جاتے تھے جیسے یونانی اور رومی ایوان مباحثہ یا رومی سینٹ برطانوی ایوان بالا۔
۲۲	چندر سری[28]	چند افراد کی حکومت
۲۳	بادشاہت[29]	نسلی و خاندانی ارتقا پر قایم نسلی فرد واحد کی حکومت۔
	کلیت پرست ریاست[30]	ایسی ریاست جہاں ریاست اور کوئی ادارہ تمام اقتدار،قوت و طاقت کا مخزن ہو،جیسے اٹلی کی فسطائی ریاست،جرمنی کی نازی ریاست اور روسی ،چینی اشتراکی ریاستیں۔
۲۴	سرمایہ داری[31]	جہاں ذرایع پیداوار انفرادی ملکیت میں ہوں ،ریاست انکے ذاتی سرمایہ،جائیداد،اور ملکیت کو تسلیم کرے اور سرمایہ کو حقیقی اہمیت حاصل ہو۔
۲۵	اشتراکی ریاست[32]	جہاں کلیت کا راج ہو ،اشتراکی جماعت کل ریاست پر حاوی و مالک ہو ذرایع پیداوار ،ذمین ریاست کی ملکیت ہوں نا کہ انفرادی ملکیت میں ہوں ریاست تمام سرمایہ اور پیداواری ذرایع کی مالک و نگہبان ہو اور افراد کو انکی محنت کے لحاظ سے ضروریات زندگی فراہم کرے یا کچھ حدود میں اگر اشتمالیت ہو تو انکی ضروریات کے

[23] Presidential system Of Government.
[24] Theocracy.
[25] Religious State.
[26] Autocracy.
[27] Aristocracy.
[28] Oligarchy.
[29] Kingship.
[30] Totalitarianism.
[31] Capitalism.
[32] Socialism.

		لحاظ سے ضرورت پوری کرے مزدور طبقے کی حکمرانی ہو۔

اشتراکیت اور اشتمالیت[33]:

کیونزم یا مارکسیت کی ایک خاص شکل ہے۔ اس کا بانی انیسویں صدی کا جرمن مفکر کارل مارکس ہے۔ اس کے نظریات کی بنیاد اس خیال پر ہے کہ انسان کی پوری زندگی کا دارومدار معاشیات پر ہے اور تہذیب ہو یا فلسفہ یا شعر و ادب یا مذہب' سب کا تعین معاشی عوامل کرتے ہیں۔ ہر زمانے میں انسان کے پاس جس قسم کے ذرائع پیداوار ہوں گے' اس کے مطابق اس زمانے کا فلسفہ اور تمدن ہوگا' یہاں تک کہ مذہب بھی' اسی لئے اس کے نظریے کا نام "جدلیاتی مادیت" ہے۔ مادیت کی تشریح تو ہوچکی۔ "جدلیات" کے معنی یہ ہیں کہ ہر زمانے میں معاشرتی طبقے ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہو رہے ہیں۔ ہر زمانے میں ذرائع پیداوار کے لحاظ سے ایک طبقے کی حکمرانی ہوتی ہے' اور جب ذرائع پیداوار میں ترقی ہوتی ہے تو حکمران طبقہ شکست کھا جاتا ہے اور اس سے نیچے کا طبقہ حکمران ہوجاتا ہے۔ انیسویں صدی کے درمیان میں مارکس نے اعلان کیا تھا کہ اب وہ دور آگیا ہے جب معاشرے میں اقتدار مزدور طبقے کا ہونا چاہیے۔ انقلاب روس کے رہنما لینن نے اس فلسفے میں یہ اضافہ اور کیا کہ جب مزدوروں کی حکومت پوری طرح مستحکم ہوجائے گی' اور طبقاتی کشمکش مٹ جائے گی تو پھر ریاست کی بھی ضرورت نہیں رہے گی' اور آہستہ آہستہ ریاست "مرجھا کے" ختم ہوجائے گی۔

33 Socialism and Communism.

ریاست و حکومت کی بابت کچھ بنیادی اصطلاحات و تصورات
ڈاکٹر محمد علی جنید،حسن عسکری(جدیدیت)

طاقت کا فلسفہ اور اخلاقیات اور اسکا فطرت سے تعلق:

اس "نئی اخلاقیات" کو فلسفے کی شکل اٹلی کے مفکر میکیاویلی نے دی' وہ کہتا تھا کہ عام افراد کو تو اخلاقیات کا پابند ہونا چاہیے' لیکن بادشاہ اخلاقی اصولوں سے بالکل آزاد ہے۔ بادشاہ اپنی قوم کی خاطر جو چاہے کرسکتا ہے' جو چیز بھی اسے مفید معلوم ہو وہ اچھی ہے۔ چاہے قتل ہو یا جھوٹ۔

چنانچہ اس دور میں "قوم" اور "قومیت" کا جدید تصور پیدا ہوا۔ "قوم" اور "وطن" کو وہ جگہ دی گئی جو خدا کی ہونی چاہیے۔ لہٰذا اس زمانے میں بادشاہوں کو مطلق اور جابرانہ طاقت حاصل ہوئی' اور انگلستان میں تو کلیسا بھی بادشاہ کے زیر نگیں آگیا۔ یہی دور تجارت کی ترقی کا ہے موجود سرمایہ داری کا آغاز یہیں سے ہوتا ہے۔

تسخیر فطرت سے مراد ہے طاقت کا حصول۔ یہ اس دور کا سب سے بنیادی اور مرکزی اصول حیات تھا۔ انسان کا سب سے بڑا فریضہ یہ قرار پایا کہ طاقت حاصل کرے' خواہ کسی شعبے میں ہو' اور کسی طریقے سے ہو۔

طاقت کے اصول سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اخلاقیات کوئی چیز نہیں' جو آدمی طاقت حاصل کرلے وہ اچھا ہے اور اس کا طریقہ کار بھی اچھا ہے۔ جو آدمی طاقت حاصل نہ کرسکے وہ برا ہے اور اس کا طریقہ کار بھی برا ہے۔ اور پھر طاقت بھی لامحدود ہونی چاہیے اس دور کے مصنف صاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ انسان کو خدا بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نعوذباللہ۔

مغربی تہذیب

اس کی بنیادی اصطلاحات

1. ترقی پسند:

ایک امیر اور غریب کو لڑاؤ اور اس نظریہ میں اخلاق، مذہب بے معنی چیز ہے۔ مذہب ایک نشہ ہے۔ جو معاشرے کے افراد، عوام کو دیتے ہیں تا کہ ان سے اپنی خدمت لے سکیں۔ جو اس کو مانے وہ ترقی پسند جو نہ مانے وہ رجعت پسند۔

2. روشن خیالی:

ایسے نظریہ کو تسلیم کرنا جو مغرب یعنی یورپی سرمایہ داران تصورات کو انسانی زندگی کی تعمیر اور کامیابی وفلاح کیلئے ناگزیر گردانتا ہو اور حیا اور غیرت بے مقصد چیز اسلامی شریعت نا قابل عمل ہے یا اقصد ہے۔ اس کے علاوہ ثقافتی میلوں، حیاء باختہ انجمنوں کو رواج دینا وغیرہ۔

3. سیکولرازم:

دراصل اسلام مخالف نظریہ ہے۔ جس کا دینی مقصد امور کو ختم کرنا ہے۔ مگر اس کا نعرہ یہ ہے کہ مذہب کی بنیاد پر انسانوں کی تقسیم نہیں ہوسکتی۔ صرف انسان ہی ہے مسلم، ہندو یا عیسائی ہر ایک کا اپنا ہے۔ وہ ہے تو اللہ ہی آپ اسے رام، خدام، یسوع کہہ لیں کیا فرق پڑتا ہے!

اس کی بنیاد

1. سارے مذاہب غیر ضروری ہے۔
2. اسلام کی شریعت بے مقصد ہے۔

4. لبرل ازم:

سرمایہ دارانہ نظام کی اہم انفرادی تعبیر کہ انسان آزاد ہے۔ اس کیلئے کسی دین کے تحت ندگی گزارنا غیر ضروری ہے ہر انسان آزاد ہے وہاں تک، جب تک دوسرے انسان کی آزادی میں مداخلت نہ کرے۔

اس کی انفرادی زندگی آزاد ہے۔وہ جو چاہے کھائے جو چاہے گھر میں رکھے جس کے ساتھ،جس حالت میں چاہے اپنی زندگی گزارے اس کی ذاتی زندگی آزاد ہے۔

5. انسان دوستی:

مغرب سرمایہ دارانہ تہذیب کا اہم تصور جس کے تحت وہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ انسان کیلیے سب سے اہم انسان ک ذات ہے اور وہ مندرجہ ذیل تین چیزوں سے مجبور ہے:

خوراک

رہائش

جنسی خواہش

اس لیے انسان کو مندرجہ بالا چند چیزوں کی فراہمی کر دی جائے۔اس کے علاوہ ہدایت، روح، اللہ تعالیٰ، رسولؐ، دین، رشتہ داری، خاندان، معاشرہ سب غیر ضروری تصورات ہیں۔اس کی خواہش پر حلال وحرام کی ترغیب اس پر ظلم ہے حتیٰ کہ ظالم اور قاتل کو بھی سزائے موت نہ دو۔مگر اس کے مخالفین کو تباہ برباد کردو۔ان کا زندگی پر کوئی حق نہیں ہے۔

6. خودمختار پن:Autonomy

مغربی تہذیب کا اہم نظریہ جس کے تحت یہ یقین کرنا کہ انسان قائم بالذات ہے اور خیر وشر کے معاملہ میں ارادہ الٰہی کو بنیاد بنانا جہالت ہے انسان صمد ہے اور بے نیاز ہے اس کو کہیں اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کی ضرورت نہیں ہے۔یہ اپنے اچھے اور برے کا فیصلہ خود کرسکتا ہے یہ حلال وحرام کے قوانین سب بے مقصد ہیں۔

7. سرمایہ دارانہ نظام:

ایسا انسانی نظام جو

1. عبدیت کو رد کرتا ہو۔
2. آزادی کو بنیادی قدر مانتا ہو۔

3. سرمایہ دارانہ اصولوں کو فروغ یعنی کارپوریٹ کلچر۔

4. انسانی اقدار مالی مفادات کے تابع ہو جائیں۔

اس انسانی نظام جو مالی مفادات انسانی کی بنیادی قدر قرار پائے اور انسانی آزادی دوسری قدر ہو، مذہب کا ردیا بے مقصد چیز قرار دے دیا جائے اور عبادت اور کسی اللہ کے تصور کو رد کرتا ہو۔

8. سرمایہ:Capital

دولت کا وہ حصہ جو سرمایہ بڑھتوتری میں کھپا دیا جائے۔اس کا مقصد بڑھوتری ہو یعنی کسی طرح دولت کو جمع کرنا اور بڑھانا۔

9. سول سوسائٹی:Civil Society

افراد کی اغراض پر مبنی تعلقات سے ابھرنے والی معاشرتی صفت بندی۔سول سوسائٹی دراصل مارکیٹ سوسائٹی ہوتی ہے اور یہ محبت، صلہ رحمی، مذہبی، معاشرتی کی ضد میں الٹ ہوتا ہے۔کلب ممبران وغیرہ دراصل یہ غیر سماجی معاشرہ ہوتا ہے جو صرف اغراض، مرتبے، باہمی مفادات کیلئے ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔اس کی بنیاد ایمان کے مقابلے میں نفاق پر مبنی ہوتی ہے۔

10. نتیجیت پسندی: Conseqentilim

کسی عمل کا اچھا یا برا ہونا اس عمل کے نتیجے پر منحصر ہے اگر اس کا نتیجہ کے طور پر انسانوں کو معاشی فوائد حاصل ہوتے ہیں اور کچھ خوشی حاصل ہوتی ہے تو یہ عمل ٹھیک ہے یعنی جوا، شراب، زنا ان سے کچھ لوگوں کو وقتی اطمینان ہو جاتا ہے تو یہ بھی جائز ہے اور ٹھیک ہے۔

Consistency .11

اسلام میں اخلاص اور مغربی تہذیب کے مذہب میں Consistency یعنی سوچ اور عمل میں تضاد نہ ہو کہ آپ لبرل بھی ہوں، سرمایہ دارانہ نظام کو پسند بھی کرتے ہیں۔ساتھ ساتھ اسلام شریعت کے بھی قائل ہوں یہ تضاد ہے یعنی یہ کہ ہیومن رائٹس پر عمل کرنا اور کسی عورت اور مرد کو اپنی مرضی سے بے حیائی کا حق نہ دینا یہ تضاد ہے۔

12. کارپوریشن/قانونی تشخیص:Legal personaity

جو اپنے مالکان سے علیحدہ اپنا قانونی وجود رکھتی ہے۔ یہ سرمایہ دارانہ نظام کی اصل شکل ہے جو نجی ملکیت ختم کر دیتی ہے اور ملکیت ایسے افراد کے ہاتھوں میں دیتی ہے جو تمام تنظیم، سسٹم، سرمایہ بڑھاؤ اصول یعنی Profit maximize کے اصول پر کرتے ہیں۔

:Cultural Relativism .13

یہ نظریہ کہ اخلاقی قدریں آفاقی نہیں ہے ہر معاشرہ ان کی تعبیر کر سکتا ہے احترام والدین امریکہ میں ضروری نہیں، پردہ ضروری نہیں ہے، ہمارا نظریہ ہے کہ اخلاقی قدریں، احترام، رشتہ کا احترام، والدین کا احترام، حیا، حق کا ساتھ دینا، مظلوم کی مدد کرنا، آفاقی قدریں ہیں سرمایہ دارانہ نظام کوئی اخلاقی قدر آفاقی نہیں ہوتیں۔

14. جمہوریت:Democracy

ایسا ریاستی نظام جو سرمایہ کی بڑھوتری کو بنیادی اخلاقی قدر اور عوام کی General will کو منبع قانون بناتا ہو۔ ایسے نظام میں اس کے دو ہی مقصد سرمایہ کی بڑھوتری اور اللہ کا انکار ہے اور اس جھانسہ میں آکر آخر کار عوام کو چند سرمایہ دار افراد کی غلامی میں دینا، جہاں لوگ سمجھتے ہوں ہم آزاد ہیں دراصل وہ کسی کیلئے کسی کی خاطر کام کر رہے ہوں۔

15. تجربیت:Empericism

یہ تصور کہ علم کا بنیادی اور اصل ماخذ حواس خامسہ سے حاصل ہونے والا مشاہدہ ہے، perception ہے۔ کیا انسان تمام چیزوں کو تجربہ سے دیکھ سکتا ہے؟ ان کے حسن و قبیح کا فیصلہ کر سکتا ہے؟ ان کی موت بچہ کی پیدائش، بارش، اللہ، سورج، چاند کی اصل دیکھ سکتا ہے؟

Enlightenment .16

انسان کی صمدیت پر ایمان لانا اور یہ یقین رکھنا کہ حقیقت تک رسائی کے لیے انسان کو وحی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ انسان خود اپنے کلیات، علم، تجربہ، تک سے جو کچھ پالے وہی حقیقت ہے، وحی وغیرہ کچھ۔

دراصل تحریک تنویر Englightenment ردّ وحی کا نظریہ ہے۔ یہ کہتے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ نے خود قرآن سیکھ لیا تھا۔ یہ تمام انسانی سوچ ہے اس لیے یہ سمجھنا کہ کوئی اللہ ہے جو انسانوں کو راہنمائی دیتا ہے سب فضول ہے۔ (اعوذ باللہ)

17. Ethics:

مغربی یورپی فلسفے کی وہ شاخ جس میں اس چیز پر بحث ہوتی ہے کہ انسان کا انسان کے ساتھ معاہدہ کی صورت میں کیا رویہ ہونا چاہیے یعنی کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔

18. Ethnocentrism:

یہ تصور کہ مغربی معاشرہ میں ہماری روایات واقدار (آزادی، مساوات، ترقی) باقی دنیا کی اقدار سے برتر و اعلیٰ ہیں۔

19. مساوات:

یہ تصور کہ سب انسانوں کا حق خود ارادیت برابر ہے دوسرے لفظوں میں تمام تصورات خیر وشر کے برابر معاشرتی حیثیت کے حامل ہیں، مسلمان سرمایہ دارانہ نظم اور انفرادیت کی دوسری اہم قدر ہے یہ نظام حق یعنی ہدایت کا رد ہے۔

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۶

تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔ (6) (الکفرون:6)

اس کے برعکس اسلام لوگوں کو ضروریات کے لحاظ سے برابر مگر عقیدے کے لحاظ سے برابر نہیں سمجھتا۔

20. Existence:

انسان کا اپنے جوھر سے بار بار ہوتے رہنا، یعنی انسان خود پیدا ہوتا رہتا ہے سسٹم کی وجہ سے، کوئی اس کو پیدا نہیں کرتا۔

21. آزادی:Freedom

22. Human Being:

وہ انفرادی وجود جو اپنے لیے ہدایت کی ضرورت سے انکار کردے، یعنی وہ جو کچھ بھی ہو، اسے کسی اور کی ضرورت نہیں ہے۔

23. Humanity:

انسان قائم بالذات ہے یہ الصمد ہے یعنی بے نیاز ہے اور ارادہ انسانی کی تکمیل ہی انسان کی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ اس کا مقصد کسی ہستی نے یا اللہ نے مقرر نہیں کیا یہ اپنا مقدر کا خود تعین کرتا ہے۔

24. Human Right:

سرمایہ دارانہ نظام زندگی میں فرد سرمایہ کی بڑھوتری کیلئے:

1. زندگی
2. اظہار ذات کا حق
3. سرمایہ کی ملکیت اور بڑھوتری کا حق ہے
4. قانونی نفاذ کے ذریعے ان حقوق کو مسلط کرتا ہے

25. Justics:

مخصوص مقاصد کے حصول کیلئے حقوق و فرائض کی تقسیم سرمایہ دارانہ نظام کے تحت مساوی آزادی کا حصول دیگر تمام مقاصد زندگی پر فوقیت رکھتا ہے۔ حقوق و فرائض کی تقسیم اس بنیاد پر ہوگی کہ کوئی فرد معاشرہ میں سرمایہ کے اضافے کا کتنا باعث بن رہا ہے۔

26. Liberalism:

سرمایہ دارانہ نظام میں انسان تمام الہٰی، مذہبی قوانین حلال و حرام کا پابند نہیں ہوتا۔ وہ ہر کام کر سکتا ہے جس سے دوسرے ہم قوم انسان کی آزادی پر حرف نہ آتا ہو۔

27. Libertarianism:

یہ قانون یا تصور کہ انسانی صلاحیتوں، جہتوں، کوششوں کو جب تسلیم کیا جائے، اس کا انعام دیا جائے، اس کی بنیادی وجہ سرمایہ دارانہ ترویج، مارکیٹ کا احیاء ہونا چاہیے۔

28. Liberty:

مغربی سرمایہ دارانہ معاشرتی نظام جہاں انسان کو معاشرہ میں سرمایہ کی پیداوار کیلئے ہر قسم کی آزادی دی

:Logical Positivism .29

حقیقت صرف وہ ہے جس تک ہم منطقی ہو، تجربات کے ذریعے پہنچ جاتے ہیں۔ لازم ہے کہ حقیقت کو حسی تجربات کی بنیاد پر جانچا جا سکتا ہو، ان کے نزدگ مابعد الطبیعیاتی کے تصورات تلاش کرنا فضول حرکت ہے۔

30. منڈی:Market

سرمایہ دارانہ تعلقات کے جال کا وہ مقام جہاں افراد خود غرض سرمایہ کے بڑھوتری کے حصول کیلئے اشیاء کی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ مقصد ہر صورت سرمایہ دار کا تحفظ ہوتا ہے۔

31. جدیدیت:Modernism

جدید سائنسی معلومات اور نظریات کو من وعن تسلیم کرنا ہی انسان کے مقاصد کے حصول کا بہترین زریعہ اگر معاشرہ یہ سوچتا ہے ہم جنس پرستی سے دو انسانوں کو کوئی ظاہر نقصان نہیں ہو رہا تو اس کو روکنا سراسر جرم ہے

:Modern Islam .32

اسلام کا جدید سرمایہ دارانہ تصور جو اسلام تشکیل اس انداز میں کرتا ہو جو Modern Islam کے عقائد سے ہم آہنگ ہو اور وہ جہاں ضروریات ہو اور شریعت اور روایت اور اجماع کا علی اعلان رد کرتا ہو۔

33. اخلاقیات:Morality

یعنی معاشرے میں مجھے اپنے تعلقات اور خواہشات کا کیا معیار، یا پیمانہ رکھنا چاہیے، کانٹ کے مطابق اس کے لیے الہامی احکامات جہالت پر مبنی ہیں، ہر انسان خود ان کو طے کر سکتا ہے کیونکہ آزادی اس کا بنیادی قدر ہے۔

:Muticultiralism .34

یہ تصور تمام اقدار، تمام مذاہب، تمام زندگی کے طریقے کفر اور اسلام، شرک، حیا، بے حیائی تمام طریقہ زندگی برابر ہیں اور ایک جیسے حقوق رکھتے ہیں اور تمام ارادا ایسی زندگی گزار سکتے ہیں۔

35. فطرت کے قانون:Natural Law

قدرت کے وہ آفاقی اصول جنہیں عقل اور حسی طریقوں سے ثابت کیا جا سکتا ہے، کشش ثقل، طب درس وغیرہ۔

37. ذمہ داری:Obligation

کسی کام کے کرنے کی ذمہ داری یعنی جو معاشرے میں کسی کو نقصان پہنچانے کی صورت میں لازم آتی ہے، ان ذمہ داریوں کا منبع معاشرتی قانون، معاہدہ ہو سکتے ہیں، کوئی الہامی قانون نہیں۔

:Orthodox islam .38

اسلام کی اصلی قرآن وسنت کے مطابق تعبیر جس کے متعلق امت کا یقین ہے کہ یہی حق ہے اور مغربی افکار خالصاً جاہلیت، خالصہ ہے۔ اس اصل اسلام کو مغربی منکرینOrthodox islam کہتے ہو۔

:Pluralism .39

یہ یقین رکھنا کہ خیر کی بے شمار تعبیریں ہیں اور یہ تمام تعبیریں معاشرے میں برابر ہیں ان کی اقداری حیثیت میں فرق نہیں ہے۔

:Patenalism .40

فرد کی آزادی کا انکار کرنا اس بنیاد پر کہ فرد کا سرپرست یا والدین اس کی بھلائی کا اس سے زیادہ علم رکھتے ہیں اس لیے والدین اس کی آزادی میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

:Profit Maximizalism .41

یہ تصور کہ پیداواری عمل، زراعت، صنعت، کاروبار کا مقصد انسانی ضروریات پوری کرنا نہیں بلکہ سرمایہ کی لامحدود بڑھوتری ہے۔

42. ترقی:Progress

انسانی ارادے کا کائناتی تسلط تسلیم کرنا، اس کا مطلب ہے تصرف الارض کو بطور مقصد حیات قبول کرنا، ترقی کا ذریعہ صرف سرمایہ دارانہ نظام ہے اور سرمایہ دارانہ نظام کی تیسری قدر ہے۔

43. عقلیت پرستی: Rationalism

انسانی عقل کوعلم کے بنیادی منبع و ماخذ تسلیم کرنا یعنی تمام علوم وہی درست ہو سکتے ہیں جو عقل کے دائرے میں آئیں۔

44. حقوق:Right

فرد کا اجتماعی نظم پر دعویٰ یا اجتماعی نظام فرد کے لیے مخصوص ذمہ داریوں کو پورا کرنا ضروری ہے اسے سرمایہ دارانہ نظام میں بنیادی حقوق، آزادی، ترقی، مساوات ہیں، تین بنیادی فرد کے حقوق ہیں۔ جو کہ اسلام میں دوسرے بھی ہیں۔

45. افادیت پسندی:

انفرادی اور اجتماعی رویوں کو جائز اور ناجائز اس بنیاد پر قرار دیا جائے گا کہ وہ سرمایہ پیدا کرنے میں یا سرمایہ نقصان کرنے میں کتنے مددگار ہیں۔

:Science .46

کائنات کی ایسی تفہیم حاصل کرنا کہ پوری کائنات انسانی ارادے کے ماتحت لائی جا سکے، اس طرح انسان کی صمدیت یعنی بے نیازی یا خدائی قائم کرنا۔

47. تشکیک:

مغرب کا یقین کہ علم بطور یقین certainty حاصل کرنا ناممکن ہے ۔

:Social Contract .48

فرد اور ریاست کا فرضی عمرانی معاہدہ جس کا مقصد سرمایہ دارانہ ریاست کا قیام ہے جو برابری، آزادی سرمایہ ہے، بڑھوتری کی جدوجہد کو فوقیت دیتا ہو۔ زندگی کے تمام مقاصد پر انہی تین مقاصد کو فوقیت دے دیں۔

49. موضوعیت:Subtcetilism

یہ تصور کہ انسان کی خواہشات، سوچ سے ملوث کسی قدر باندھنے کا وجود نہیں ہے تمام اقدار، عقائد،

نظریات انسانی خواہشات کی بنیاد پر تعمیر ہوتے ہیں۔

50. رواداری:Tolerance

یہ تصور کے زندگی گزارنے کے تمام رویے مساوی معاشرتی اقدار کے حامل ہیں اور انہی المنکر، امر بالمعروف فرد کی آزادی پر رکاوٹ ہے۔

51. افادیت:

وہ کام ہمیشہ درست اور صحیح ہوتا ہے جو معاشرے کی زیادہ تعداد کی لذت کا باعث بنے، زنا، نشہ، جوا سب ٹھیک ہے۔

52. سماجی حقوق:Welfare Right

سرمایہ دارانہ نظام میں تین بنیادی چیزیں انسان کا حق ہیں: صحت، تعلیم، آمدنی

ریاست و حکومت کی بابت کچھ بنیادی اصطلاحات اور فلسفیانہ تصورات

تحریر و مرتبہ

ڈاکٹر محمد علی جنید

معاون مصنفین

حسن عسکری

خالد فاروق بسرا

کرف